© rasailojaraid.com

جادو ظاہری اسباب کا نہیں، بلکہ مخفی اسباب کے ذریعے عمل کا نام ہے۔ بلڈ پریشر ایکسیڈنٹ تو ظاہری اسباب ہیں، ان کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جادو تو ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کوئی شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے کہ حکیم اور ڈاکٹر اس کا سبب معلوم نہ کر سکیں۔ لیکن جس شخص کو ایسی بیماریاں لاحق ہوں جو ڈاکٹروں اور اطبا کو معلوم ہوں، یا موت کے ایسے اسباب ہوں جو لوگوں میں معروف ہوں، جیسے ایکسیڈنٹ وغیرہ، تو اس کو جادو کا نتیجہ نہیں کہا جائے گا۔ آپ کی عزیزہ کے شوہر جو دعویٰ کر رہے ہیں کہ انھوں نے بذاتِ خود جادو کیا ہے اور ان کے جادو کے سبب فلاں فلاں واقعات ہوئے ہیں، یہ بھی ان کا وہم ہے۔ وہ اپنے آپ کو گنہگار کر رہے ہیں اور لوگوں کی تکلیف اور حادثات کو اپنے جادو کا نتیجہ قرار دے کر گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ فی الحقیقت ان حادثات کا تعلق ان کے عمل سے نہیں ہے۔ اس لیے آپ کسی قسم کی پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ آپ کا اور آپ کی عزیزہ اور خاندان کا رویہ اسلام کے مطابق ہے اور شوہر اور ان کے خاندان کا رویہ شریعت سے ہٹا ہوا ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ وہم کے دباؤ سے اپنے آپ کو آزاد کریں۔ شرعی ثبوت کے بغیر کسی پر جادو اور کسی دوسرے جرم کا الزام عاید نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو تعویذ گنڈوں اور جادو کے وہم سے نکالے۔ بہت سے گھر اس وہم اور بدگمانی کی وجہ سے اجڑ گئے ہیں۔ آپ کی عزیزہ کے شوہر کی بدگمانی کو اللہ دُور کرے۔ اس کو اور اس کے بچوں کو ظلم سے محفوظ فرمائے۔ آمین! (مولانا عبدالمالک)

مجاہدین کی آڑ میں مفاد پرست

س: مجاہدین کی صفوں میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو یا تو جہاد فی سبیل اللہ کے مقصد اور فلسفے سے ناواقف ہوتے ہیں یا اپنے کسی مفاد کی خاطر جہادی تنظیموں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بعض اوقات مجاہدین کو عوامی سطح پر بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی روک تھام کیسے ہو؟ ان سے کیسا سلوک کیا جائے اور کیا حکمت عملی اختیار کی جائے کہ دشمن ایسے افراد کو ہماری صفوں میں بھیج کر انتشار نہ پیدا کر سکے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ج: آپ کے سوال میں تین اہم پہلو ہیں۔ ایک کا تعلق جہاد فی سبیل اللہ کے مقصد اور ایسے افراد سے ہے جو اس مقصد سے صحیح طور پر آگاہ نہ ہوں۔ دوسرا پہلو ایسے افراد کی پہچان سے ہے جو محض دکھاوے اور اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لیے ساتھ شامل ہو جائیں۔ ایسے افراد سے ہمارا طرزِ عمل کیا ہو۔ اور آخری بات جو آپ نے اٹھائی ہے کہ اگر ایسے افراد کو پہچان لیا جائے تو آیندہ پیش بندی کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں۔

سب سے پہلے یہ بات سمجھ لیجیے کہ جہاد فی سبیل اللہ کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضامندی کے لیے مجبور' محکوم و مظلوم انسانوں کو ظلم سے نجات دلانا اور ان کے حقوق بحال کرنے کے لیے اپنی جان اور مال کے ساتھ جدوجہد کرنا ہے۔ یہ ایک اجتماعی فریضہ ہے اور جب بھی اُمت مسلمہ کے کسی گروہ کو محکوم بنا لیا جائے' اس پر ظلم کیا جائے تو صاحبِ استطاعت افراد پر ان کی امداد کرنا اور انھیں نجات دلانے کے لیے جدوجہد کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ سورۂ نساء میں ارشاد ہوتا ہے: ''اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب' ہمیں اس ظالم باشندوں کی بستی سے نکال اور ہمارے لیے اپنے پاس ہمدرد پیدا کر اور ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار کھڑے کر''۔ (النساء ۴:۷۵)

جہاد کے آغاز کے بعد مجاہدین کی صفوں میں اگر ایسے افراد بھی شامل ہو جائیں جو بظاہر تو جہاد کی غرض سے آئے ہوں' لیکن ان کا اصل مقصد مجاہدین کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا یا اپنے مفادات کا حصول ہو' تو عام حالات میں کسی کے لیے یہ کھوج لگانا آسان نہیں ہوگا۔ کیونکہ دلوں کے حال سے تو صرف اللہ ہی واقف ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر ان کا طرزِ عمل مشتبہ ہو تو ان پر نگرانی رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ شریعت کے احکام کا نفاذ ظاہر پر ہے باطن پر نہیں۔ اگر ان کی نقل و حرکت سے ثابت ہو جائے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور دشمنِ اسلام قوتوں کے اشارے پر تخریبی کارروائیاں کر رہے ہیں تو پھر باقاعدہ تحقیق کے بعد' ثبوت ملنے پر اور ان کو صفائی کا موقع دے کر انھیں جماعت سے علیحدہ کیا جائے۔ محض شبہے کی بنا پر کسی کے خلاف کارروائی کرنے کی کوئی گنجایش اسلام میں نہیں ہے بلکہ قرآن کریم واضح طور پر اہلِ ایمان کو حکم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیتا ہے کہ کسی فاسق کی اطلاع پر وہ کوئی ایسا اقدام نہ کر بیٹھیں جس کے بعد انھیں شرمندگی ہو۔

جو لوگ در پردہ مخالفینِ اسلام کے ساتھ ہوں، لیکن ان کے ظاہری اعمال ایسے ہوں جو ایک مومن سے متوقع ہیں، ایسے افراد کے بارے میں قرآن و سنت سے جو ہدایات ملتی ہیں ہم عموماً ان کی پابندی نہیں کرتے۔ کسی کے بارے میں اُڑتی ہوئی اطلاع پر اعتماد کر کے اس کے نشر میں مصروف ہو جانا ایک منافق کا کام ہے۔ عبداللہ ابن ابی جو نماز، روزے اور دیگر اسلامی عبادات کا پابند اور صحابہؓ کی جماعت میں شامل تھا۔ قرآن و سنت سے یہ ہدایت نہیں ملتی کہ اسے مارو پیٹو یا قتل کر دو کہ وہ منافق ہے، بلکہ انھی کے صاحبزادے اور آنحضورؐ کے جاں نثار صحابیؓ نے آپؐ سے اپنے منافق باپ کے قتل کی اجازت طلب کی تو رحمۃ للعالمینؐ نے اس سے منع فرما دیا۔

اتنی واضح اور مستند سنت کے باوجود آج کسی حافظ قرآن یا داعی کے بارے میں کہیں صرف یہ افواہ اڑا دی جائے کہ اس نے کسی صحابی کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں، یا وہ کسی جماعت مجاہدین کے سربراہ کے بارے میں یہ بات کہتا ہے، تو بغیر کسی تحقیق کے ہم وہ کچھ کر بیٹھتے ہیں جس کی اجازت ایک منافق بلکہ مشرک کے بارے میں بھی نہیں ہے۔

اس لیے جماعت مجاہدین ہو یا کوئی دوسری تنظیم جو اسلام کے اصولوں پر قائم ہوئی ہو، اس میں افواہوں، نجویٰ، غیبت اور بلا تحقیق الزامات لگانے کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔ یہ بات سمجھ لیجیے کہ دین کا مدعا اصلاً، تربیت و فلاح ہے۔ وہ زبردستی کسی نہ کسی عذر سے خواہ مخواہ افراد کو تعذیب، تکلیف اور تعزیر دینے کا قائل نہیں ہے۔ ہاں، جہاں بربنائے تحقیق ایک جرم ثابت ہو جائے اور بات محض الزام کی نہ ہو، وہاں اسلام سخت سے سخت سزا دیتا ہے۔ اسی لیے ایسے جرائم کی سزا مخفی نہیں، بلکہ سرعام دی جاتی ہے، تاکہ وہ محض سزا کا کام نہ کرے بلکہ معاشرے میں برائی کو روکنے اور کم کرنے کا مؤثر ذریعہ بن سکے۔

عوامی سطح پر جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ خلوص، قربانی اور دینی ہدایات پر حتی المقدور عمل ہے۔ بلاشبہہ پبلسٹی کی مہم بعض اوقات اچھے خاصے بھلے افراد کی تصویر کو مسخ کر دیتی ہے۔ لیکن حق بہرحال آخرکار غالب آتا ہے، مثلاً مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے حوالے سے یہ بات پھیلا دی گئی کہ وہ جہاد کشمیر کو درست نہیں سمجھتے، جب کہ ان کی تحریریں جہاد کی سب سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادہ پُرزور حمایت کرنے والی ہیں' بلکہ بیسویں صدی میں جرأت اور بغیر کسی مدافعانہ ذہنیت کے قرآن و سنت کی بنیاد پر' جہاد کو ایک اصلاحی عمل اور فریضہ قرار دیتے ہوئے' اس کی اشاعت کرنے والی ہیں۔ خود ان کی برپا کردہ جماعت نے جہاد کشمیر کو مقبوضہ اور آزاد کشمیر ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں متعارف کرایا اور اس کے لیے عالمی مہم چلائی۔

ایسے افراد پر بھی' جو کسی جماعت کی صفوں میں انتشار پھیلانے کے لیے داخل ہوں' دعوتی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا قوی امکان رہتا ہے کہ وہ تربیت و اصلاح کے عمل سے گزرتے ہوئے اپنی غلط روش سے تائب ہو کر خلوصِ دل کے ساتھ اہلِ حق کی جماعت میں شامل ہو جائیں اور وہ اپنے ذاتی مفاد کے بجائے اُمت کے مفاد کے لیے اپنی جانیں اور اپنا مال بطور نذرانہ پیش کر دیں۔ اس لیے ان کو بھی مسلسل خلوصِ دل کے ساتھ دعوتِ دین دیتے رہنا چاہیے۔ (ا-ا)

ایک معیاری تعلیمی درسگاہ

اکیسویں صدی کی قیادت .... معیاری تعلیم اور اسلامی تربیت کے ذریعے

GHAZALI COLLEGE FOR WOMEN

غزالی ڈگری کالج برائے خواتین لاہور

Affiliated with BISE

لاہور بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی سے الحاق شدہ

اعلان داخلہ

ایف اے، ایف ایس سی
آئی سی ایس، آئی کام
بی اے، بی ایس سی

- معیاری تعلیم
- اسلامی تربیت و تعمیر سیرت
- جدید سائنس اور کمپیوٹر لیب
- پرعزم اور محنتی سٹاف
- معیاری لائبریری
- ہوسٹل کی سہولت (زندگی کی جدید سہولیات سے آراستہ اسلامی ماحول)
- بک بنک
- میٹرک میں 80% یا زائد نمبروں کی حامل طالبات کیلئے سکالرشپ

ڈائریکٹر

جناب لیاقت بلوچ (ایم این اے) چیئرمین غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ

سید وقاص انجم جعفری (سیکرٹری جنرل غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ)

13-1,B2 کالج روڈ، نزد کھوکھر چوک، ٹاؤن شپ لاہور فون: 5119679 فیکس: 042-5850966

gcwlahore@yahoo.com ای میل Web: gcwlh.edu.com

© rasailojaraid.com